49678 ـ کیا نصف شعبان کی رات اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے ؟

سوال

کیا اللہ سبحانہ وتعالی نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نازل ہو کر کافر اور کینہ اور بغض رکھنے والے کے علاوہ باقی سب کو بخش دیتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ ایك حدیث میں ہے، لیکن اس حدیث کی صحت میں اہل علم نے کلام کی ہے، اور نصف شعبان کی فضیلت میں کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ملتی.

اور موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی نصف شعبان کی رات جھانك کر مشرك اور کینہ و بغض والے کے علاوہ باقی سب کو بخش دیتا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1390).

مشاحن: اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے سے دشمنی رکھے.

" الزوائد" میں ہے: عبد اللہ بن لہیعۃ کے ضعف اور ولید بن مسلم کی تدلیس کی بنا پر یہ حدیث ضعیف ہے.

اور اس حدیث میں اضطراب بھی جسے دار قطنی رحمہ اللہ نے " العلل (6 / 50 ـ 51) میں بیان کیا ہے، اور اس کے متعلق کہا ہے: یہ حدیث ثابت نہیں.

اور معاذ بن جبل، عائشہ اور ابو ہریرہ اور ابو ثعلبہ خشنی وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی حدیث بیان کی گئی ہے، لیکن یہ طرق بھی ضعف سے خالی نہیں، بلکہ بعض تو شدید ضعف والے ہیں.

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" نصف شعبان کی رات کے فضائل میں متعدد احادیث ہیں، جن میں اختلاف کیا گیا ہے، اکثر علماء نےتو انہیں ضعیف

قرار دیا ہے، اور بعض احادیث کو ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے"

دیکھیں: لطائف المعارف (261).

اور پھر اللہ تعالی کا نزول نصف شعبان کی رات کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ثابت ہے کہ اللہ تعالی ہر رات کے آخری حصہ میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور نصف شعبان کی رات اس عموم میں داخل ہے.

اسی لیے جب عبد اللہ بن مبارك رحمہ اللہ تعالی سے نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالی کے نزول کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے سائل کو کہا:

اے ضعیف صرف نصف شعبان کی رات! ؟ بلکہ اللہ تعالی کو ہر رات نزول فرماتا ہے "

اسے ابو عثمان الصابونی نے " اعتقاد اهل السنة (92) میں روایت کیا ہے.

اور عقیلی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نصف شعبان میں اللہ تعالی کے نزول کے متعلق احادیث میں لین ہے، اور ہر رات میں اللہ تعالی کے نزول والی احادیث صحیح اور ثابت ہیں، اور ان شاء اللہ نصف شعبان کی رات بھی اس میں داخل ہے.

دیکھیں: الضعفاء (3 / 29).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (8907) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .